شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا ۱۶ مارچ ۸۳ء کو قومی اسمبلی سے خطاب

عورت کی حکومت باعث زوال ہے

دفعہ ۴۱ میں مولانا عبدالحق کی ترمیم ۴۱ یہ تھی کہ حکمران کم ازکم چالیس سال کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے۔ اس پر آپ نے تقریر فرماتے ہوئے کہا:

صدر محترم! میں اپنی ان ترمیموں پر مختصراً عرض کروں گا۔ یہ اسلامی مملکت ہے۔ خدا کرے کہ یہ مکمل اسلامی بن جائے۔ اسلامی مملکت کے معنی یہ ہیں کہ جس کا نظام ملکی اندرونی اور بیرونی سب کا سب شریعت کے مطابق ہو۔ پیغمبر اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے اور پیغمبر کا نائب خلیفہ یا امیر ہوتا ہے تو امیر تمام ملک کا گویا نگران ہے۔ فوج کا وہی نگران ہوگا اور اس طریقہ سے آئین کا بھی وہی نگران ہوگا اور ملک کے اندرونی فتنہ وفساد دور کرنے کے لیے بھی وہی ذمہ دار ہوگا۔ تو امیر کی ایک مرکزی حیثیت سے ملک اور بیرون ملک معاہدات کرانا، صلح کرانا یا کسی کے ساتھ شرائط طے کرنا وغیرہ امور میں اسلامی قوانین کے تحت اور اسلامی نظام شریعت کے تحت اس کو تمام کاموں کی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے یہاں اس ترمیم میں میں نے ایک قید یہ لگادی ہے کہ وہ ۴۵ سال کی بجائے کم ازکم چالیس سال کا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جو چالیس سال کی قید لگادی ہے وہ اس لیے کہ پیغمبروں کو نبوت بھی چالیس سال میں ہی ملی تھی۔ بچپن کے زمانے میں کھانے پینے کا شوق ہوتا ہے۔ جوانی میں غصے کا غلبہ ہوتا ہے۔ چالیس سال کا عرصہ ایسا ہے کہ جس میں وہ تجربہ کار اور پختہ عقل، متحمل مزاج اور مدبر ہوجاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں جبکہ انبیاء علیہم السلام کو چالیس سال میں نبوت ملی تو جو اس کا قائم مقام ہو اس کے لیے بھی چالیس سال ہی کافی ہیں۔ ۴۵ سال کی قید لگانا مناسب نہیں تاکہ جو لوگ اس کے اہل ہیں وہ انتخاب بھی لڑسکیں۔

ترمیم کی دوسری قید کے بارے میں عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ امیر مسلمان مرد ہو۔ مسلمان کی قید ضروری ہے۔ اس لیے کہ جب ملک اسلامی ہے تو اسلامی ملک میں اسلامی شریعت کا نافذ کرنے والا، اسلامی قوانین کا نافذ کرنے والا، اسلامی قوانین کو جاری کرنے والا امیر وہ شخص ہونا چاہیئے جو ان قوانین پر ایمان رکھتا ہو اور اگر وہ اس پر عقیدہ نہ رکھتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ چیزیں نعوذ باللہ صحیح نہیں ہیں تو وہ پیغمبر کا جانشین کیسے ہوسکتا ہے اور ان چیزوں کا نفاذ کیسے کرسکتا ہے اور مسلمان تب ہی ہوگا جب ان چیزوں کو صحیح جانے اور صحیح جاننے کے بعد پھر ان کو نافذ کرے۔ ایک چیز باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر ایسا شخص ہوگا جو مرکز شجاعت ہو جو کہ بھارت کا مقابلہ کرسکے جو کہ دوسرے موقعوں پر کافروں کا مقابلہ کرسکے، لاکھوں فوجیوں کو داد شجاعت دے سکے۔ مورچوں پر بھی موقع پر جاسکے تو وہ شخص ظاہر بات ہے کہ صنف نازک سے نہیں ہوسکتا بلکہ مرد میں یہ صلاحیتیں (باقی ۵۸ پر)